26865-رمضان کی قضاء میں دوسرا رمضان شروع ہونے تک تاخیر کرنا

سوال

میں نے حیض کی بنا پر کئی برس سے رمضان میں بعض ایام کے روزے نہیں رکھے اور ابھی تک نہیں رکھ سکی، مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اس پر آئندہ رمضان آنے سے قبل روزوں کی قضاء کرنی واجب ہے.

اس میں انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : (میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزہ ہوتے تو میں اس کی قضاء شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کر سکتی تھی، اور یہ نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی بنا پر) صحیح بخاري (1950) صحیح مسلم (1146)

حافظ بن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی شعبان میں حرص کی بنا پر یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضاء میں اتنی تاخیر کرنی جائز نہیں کہ دوسرا رمضان شروع ہوجائے اھ.

اور اگر کسی نے رمضان کی قضاء میں اتنی تاخیر کردي کہ دوسرا رمضان بھی شروع ہوگیا تو یہ دو حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

یہ تاخیر کسی عذر کی بنا پر ہو، مثلا اگر وہ مریض تھا اور دوسرا رمضان شروع ہونے تک وہ بیمار ہی رہا تو اس پر تاخیر کرنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ معذور ہے، اور اس کے ذمہ قضاء کے علاوہ کچھ نہیں لھذا وہ ان ایام کی قضاء کرے گا جو اس نے روزے ترک کیے تھے.

دوسري حالت :

بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنا : مثلا اگر وہ قضاء کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا لیکن اس نے آئندہ رمضان شروع ہونے تک قضاء کے روزے نہیں رکھے.

تو یہ شخص بغیر کسی عذر کے قضاء میں تاخیر کرنے پر گنہگار ہوگا، اور علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس پر قضاء لازم ہے، لیکن قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانے میں اختلاف ہے کہ آیا وہ کھانا کھلائے یا نہیں ؟

آئمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمھم اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس کے ذمہ کھانا ہے اور انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ : بعض صحابہ کرام مثلا ابو ھریرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم سے یہ ثابت ہے.

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ قضاء کے ساتھ کھانا کھلانا واجب نہیں.

انہوں اس سے استدلال کیا ہے کہ : اللہ تعالی نے رمضان میں روزہ چھوڑنے والے کو صرف قضاء کا حکم دیا ہے اور کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا، فرمان باري تعالی ہے :

.{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی پوري کرے}.البقرۃ(185)

دیکھیں : المجوع(366/6)المعنی(400/4)

اورامام بخاري رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاري میں اس دوسرے قول کو ہی اختیار کیا ہے. امام بخاري کہتے ہیں :

ابراھیم نخعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : جب کسی نے کوتاہی کی حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہوگیا تووہ روزے رکھے گا اوراس کے ذمہ کھانا کھلانا نہیں اورابی ھریرہ رضی اللہ اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم سے مرسلا مروي ہے کہ وہ کھانا کھلائے گا، پھر امام بخاري کہتے ہیں : اوراللہ تعالی نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا : (دوسرے ایام میں گنتی پوري کرے) اھ

.

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کھانا کے عدم وجوب کا فیصلہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اوررہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے اقوال جب قرآن مجید کے ظاہر اخلاف ہوں تو اسے حجت ماننا محل نظر ہے، اوریہاں کھانا کھلانا قرآن مجید کے ظاہر اخلاف ہے کیونکہ اللہ تعالی نے توصرف دوسرے ایام میں گنتی پوري کرنا واجب قرار دیا ہے، اس سے زیادہ کچھ واجب نہیں کیا، تواس بنا پر ہم اللہ کے بندوں پر وہ لازم نہیں کرینگے جواللہ تعالی نے ان پرلازم نہیں کیا لیکن اگر دلیل مل جائے توپھر تاکہ ذمہ سے بري ہوسکیں، ابن عباس اورابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنھم سے جومروي ہے یہ ممکن ہے کہ اسے استحباب پر محمول کیا جائے نہ کہ وجوب پر، تواس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ اس پر روزوں سے زیادہ کسی چیز کولازم نہیں کیا جائے گا، لیکن تاخیر کی بنا پر وہ گنہگار ضرور ہے. اھ

دیکھیں : الشرح الممتع(451/6)

اوراس بنا پر واجب توصرف قضاء ہی ہے، اورجب انسان احتیاط کرنا چاہے توہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے توبہتر اوراحسن اقدام ہوگا.

(اگر تواس نے بغیر کسی عذر کے تاخیر کی ہے تو) سوال کرنے والی کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرے اوریہ عزم کرے کہ آئندہ مستقبل میں اس طرح کا کام نہیں کرے گی.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا وخوشنودي اورپسند کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم.